محترم سہیل وڑائچ صاحب

السلام علیکم،

آپ کا کالم "بے بے جی" پڑھا بہت اچھا لگا۔اللہ نہ کرونا سے محفوظ رکھا ہے، لیکن دہلی سے باہر قدم نہیں نکال سکتا۔ معصوموں پوتا پوتی دروازے کی طرف چلنے کی ضد کرتے ہیں گھر میں بھونچال جاتا ہے جیسے دروازے پر کرونا مجھے گرفتار کرنے کے لئے کھڑا ہے ہاتھ بیٹی،بہویں اور بیٹے ہاتھ جوڑتے ہیں کہ جیسے وہ نامراد باہر تاک میں ہے مجبورا اپنے کمرے (زندان) واپس لوٹ جاتا ہوں. شعور اور لاشعور کی اسکرین پر آپ کی بے بے جی اور میرے ابا جان اور دادی جان نمودار ہوتے ہیں اور بے بے جی تو ان پڑھ تھیں مگر والد صاحب سیاسی ورکر تھے سٹی اور وارڈ کے نائب صدر رہے لوگ صدر بنانے پر بضد مگر وہ اپنی جگہ اٹل انہیں معلوم تھا کہ خالی جیب صدارت نہیں چلتی بس لوگوں کے مسائل بھاگ دوڑسے حل ہو سکتے ہیں۔ آپ کی بے بے جی اور میرے ابا جان جان اس دنیا سے چلے گئے اور دیوتا اپنی جگہ پر موجود ہے جب دیوتا رخصت ہوں گے تو ہم ان کی تقریروں کو سن کر انہیں یاد کریں گے۔

دوسرا سین شعور اور اسکرین کا ہے ہے کہ کرکٹ بائی چانس کا کھیل ہے ہے اور کرکٹ میں کپتان کے علاوہ کوچ اور امپائر بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔امپائر کی غلط یا صحیح انگلی اٹھنے کا خطرہ اور کوچ کے لائے احترام ناراضگی اپنی جگہ میری نظر میں ایک اچھا کپتان اچھا سیاستدان نہیں ہو سکتا وہ تو صرف چانس پر ہوتا ہے دوسرا کرکٹ گلیمر اور کا کھیل ہے وہ کوئی محمد علی بوکسر اور رونالڈو تو ہے ہی نہیں جو اپنی طاقت اور مہارت سے کامیابی حاصل کرتے ہیں ہمارے خان صاحب نے تو زندگی میں تین کھلاڑیوں کو آزمایا مگر وہ جلد ہی کلین بولڈ ہوگئے اب توچوتھا کھلاڑی پچ پر ہے اللہ ہی رحم کریں کے سیاست میں کرکٹ کا تجربہ ایسا ہے جیسے ڈنگر ڈاکٹر ایم بی بی ایس ڈاکٹر کا کام کر رہا ہوں آگے کیا کہوں بچوں نے ٹی وی پر مسٹر بین کا پروگرام آن کر دیا ہے

والسلام رانا توفیق

0308 2406132